❑ مشارق (مجموعۂ حمد و نعت۔ اسد ملتانی) مرتب: جعفر بلوچ

ضخامت: ۱۳۶ صفحات قیمت: ۱۰۰ روپے ناشر: دارالکتاب' کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ' اردو بازار لاہور

''مشارق'' معروف شاعر اسد ملتانی کا مجموعۂ حمد و نعت ہے۔ جس کے مرتب پروفیسر جعفر بلوچ ہیں۔ پروفیسر جعفر بلوچ اس سے پہلے ''مطلعین'' کے نام سے علامہ عبداللہ نیاز اور اسد ملتانی کے حالاتِ زندگی اور انتخاب کلام ۱۹۷۴ء میں شائع کر چکے ہیں۔ ''اقبالیاتِ اسد ملتانی'' کے نام سے ایک کتاب ۱۹۹۱ء میں بھی شائع کر چکے ہیں۔ اسد ملتانی سرزمین ملتان کا وہ فرزند ہے جو بحیثیت شاعر اہل زبان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتا تھا۔ ان کا کلام اس وقت برصغیر کے مؤقر اخبارات و رسائل میں شائع ہوتا رہا۔ اس کلام کی تلاش اور ترتیب و تدوین جان جوکھوں کا کام تھا' جسے پروفیسر جعفر بلوچ نے احسن طریقے سے نبھایا ہے۔ اسد ملتانی کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ انہیں علامہ اقبال نے اپنے ہاتھ سے ان کی نظم ''قطرۂ شبنم'' پر اصلاح دی جس کا عکس موجود ہے۔

تحقیقی اعتبار سے اسد ملتانی پر سب سے پہلے عبدالباقی نے ایم۔اے کی سطح کا مقالہ لکھا جس میں اگرچہ زیادہ مواد تو نہیں لیکن سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد پروفیسر ڈاکٹر مختار ظفر نے ملتان کی معروف علمی و ادبی شخصیات پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی سطح کا مقالہ لکھا جو یہ ہیں: علامہ طالوت، علامہ عبداللہ نیاز، کشفی ملتانی، اسد ملتانی، کیفی جامپوری اور شفقت کاظمی۔ ان میں سے ہر شخصیت اپنی جگہ پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالے کی متقاضی ہے۔ اس لیے اسد ملتانی کی شخصیت اور شاعری کو اس قدر فوکس نہ کیا جیسا کہ اس کا حق تھا۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج سول لائنز ملتان کے ایک طالب علم سید شوکت علی بخاری نے ''اسد ملتانی کے کلام کی تدوین'' کے عنوان سے ایک ایم۔اے کی سطح کا مقالہ ترتیب دیا۔ طالب علم نے یہ کام اس قدر جانفشانی اور محنت سے کیا کہ اسے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے سرائیکی سنٹر نے کتابی صورت میں شائع کیا اور اب پروفیسر جعفر بلوچ کا مرتب کردہ حمد و نعت کا مجموعہ ''مشارق'' کے نام سے ہمارے سامنے ہے۔ جس میں بعض نعتیں اور نظمیں ایسی ہیں جو پہلی مرتبہ منظرِ عام پر لائی گئی ہیں۔

اسد ملتانی بلند کردار، اعلیٰ اخلاق اور حق گو شخص تھے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں ہمیشہ جرأتِ ایمانی کا مظاہرہ کیا۔ ایک دفعہ سابق گورنر جنرل پاکستان غلام محمد نے بیان دیا کہ: ''پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنایا جائے گا۔'' جس پر ایک جلسے میں گورنر جنرل کی موجودگی میں اسد ملتانی نے ایک نظم پڑھی۔ جس کے دو اشعار یہ ہیں:

نیا ملک ہم کو دیا ہے خدا نے کہ ہو اس میں جاری نظام محمد
حکومت کا آئین دینی نہ ہو گا یہ کیا کہہ رہا ہے غلام محمد

اس دور میں ملتان کی کوئی ایسی علمی و ادبی شخصیت نہیں تھی جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاں حاضری نہ دیتی ہو۔ علامہ طالوت اور اسد ملتانی تو شاہ جی سے بہت متاثر تھے۔ روزنامہ ''شمس'' ملتان ۱۶؍ جون ۱۹۳۹ء کو

پہلے صفحے پر ایک چوکھٹے میں ''مولانا بخاری کے دو رنگ'' کے عنوان سے دو شعر لکھے ہوئے تھے۔ پہلا ''جلالی'' کے عنوان سے ظفر علی خاں کا شعر تھا:

لے کے ڈنڈا ہاتھ میں نکلے عطاء اللہ شاہ
جب نہ دیکھا کام چلتا صرف وعظ و پند سے

اس کے نیچے ''جمالی'' کے عنوان سے اسد ملتانی کا شعر:

موم ہو جاتے ہیں اس کے وعظ سے پتھر کے دل
کی ہے وہ طاقت بخاری کو عطاء اللہ نے

مجید لاہوری کا ہفت روزہ ''نمکدان'' (کراچی) بھی حضرت شاہ جیؒ شوق سے پڑھا کرتے تھے اور اسد ملتانی ''نمکدان'' میں باقاعدہ لکھتے۔ ۱۹؍ اکتوبر ۱۹۵۷ء کے ''نمکدان'' میں حیدر آباد کے عنوان سے ایک نظم کا مقطع یہ تھا:

اسدؔ بن گئے ملتانی آخر
عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری

حمد و نعت کا یہ مجموعہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ ''تحفہ حرم'' ہے جو حج کا منظوم سفر نامہ ہے۔ جو پہلے ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا۔ دوسرا حصہ ''دیریاب'' کے نام سے شامل کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ کلام دیر سے دستیاب ہوا۔ اس حوالے سے گہری معنویت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ ''قوس در قوس'' کے عنوان سے متفرق اشعار بھی شامل کئے گئے ہیں۔ پروفیسر جعفر بلوچ نے ''جناب اسد ملتانی...... اکابر ادب کی نظر میں'' کے عنوان سے معروف علمی و ادبی شخصیات کی اسد ملتانی کے متعلق آراء جمع کر دی ہیں۔ مثلاً علامہ اقبال کی رائے بڑی وقیع ہے:

''آئندہ پنجاب کی ادبی روایات کو برقرار رکھے جانے کی امیدیں دو نوجوانوں سے وابستہ ہیں۔
ایک تاثیر (ایم ڈی تاثیر) اور دوسرے محمد اسد خان۔''

''مشارق'' میں جعفر بلوچ نے اسد ملتانی کے حمدیہ اور نعتیہ کلام کا تعارف نہایت عالمانہ اور ادیبانہ انداز میں کرایا ہے۔ اسی طرح پروفسر ضیاء الحسن کا اسد ملتانی کے کلام پر مقدمہ اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے بجا طور پر لکھا:

''ان نظموں کا سرسری مطالعہ کرنے والا قاری بھی بآسانی یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ ان کے دل میں خدا اور رسول ﷺ کے لیے گہری محبت موجزن ہے اور امت مسلمہ کے لیے ان کے دل میں گہرا درد رواں ہے۔''

پروفیسر جعفر بلوچ بلاشبہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ''مشارق'' کی صورت میں اہل دل کے ذوق کی تسکین کی ہے۔ اس خوبصورت کتاب کو دار الکتاب لاہور نے شائع کیا اور اس کی قیمت ایک سو روپے کچھ بھی نہیں۔

(تبصرہ: پروفیسر محمود الحسن)